99756 ـ بیوی زیادہ جماع کی رغبت نہیں رکھتی اس لیے خاوند کو مشت زنی کا سہارا لینا پڑتا ہے

سوال

میں قوی شہوت کا مالك ہوں اور روزانہ بیوی سے ہم بستری کرنے كی رغبت ركھتا ہوں، جب بیوی سے ہم بستری کا کہتا ہوں تو وہ نامعقول سے دلائل دے کر اور مختلف قسم کے بہانے بنا کر ایسا کرنے سے انکار کر دیتی ہے، مثلا اس کا کہنا ہے کہ وہ تھکی ہوئی ہے، یا پھر وہ غسل کرنے میں سستی سے کام لیتی ہے، یا دوسرے دن کرنے کا کہ کر ٹال دیتی ہے.
اس لیے ہفتہ میں صرف دو بار ہی ہم بستری ہوتی ہے، میں صبر نہیں کر سکتا جس کی بنا پر مجھے مشت زنی کا سہارا لینا پڑتا ہے کہ کہیں زناکاری میں نہ پڑجاؤں، حالانکہ مجھے علم ہے کہ مشت زنی حرام ہے، لیکن اس کے باوجود میں ہفتہ میں تین بار مشت زنی کا مرتکب ہوتا ہوں، اور میری بیوی میرے پہلو میں ہوتی ہے، اور اسے اس کا علم ہوتا ہے.
یہ علم میں رہے کہ میری بیوی بناؤ سنگھار کا خوب خیال رکھتی ہے، اور خوشبو بھی لگاتی ہے، لیکن اس میں صرف عیب یہ ہے کہ کثرت جماع سے بھاگتی ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میں مشت زنی کرنے سے گنہگار تو نہیں ہو رہا، اور اگر گناہ ہوتا ہے تو کیا میرے مشت زنی کرنے کا گناہ میری بیوی کو بھی ہوتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند پر بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنا واجب ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو النساء (19).

اور حسن معاشرت میں جماع بھی شامل ہے، اور یہ بقدر کفائت خاوند پر واجب ہے، جب تك خاوند کا جسم کمزور نہ پڑ جائے یا پھر اسے معاش سے دور اور مشغول نہ کردے.

اور بیوی پر واجب ہے کہ جب خاوند اسے ہم بستری کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کرے، اور اگر وہ انکار کرتی ہے

تو نافرمان شمار ہوگی؛ كيونكہ بخارى اور مسلم نے درج ذيل حديث روايت كي ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب آدمى اپنى بيوى كو اپنے بستر پر ہم بسترى كے ليے بلائے اور وہ انكار كر دے اور خاوند رات ناراض ہو كر بسر كرے تو صبح ہونے تك اس پر فرشتے لعنت كرتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (3237) صحيح مسلم حديث نمبر (1436).

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" بيوى پر واجب ہے كہ جب خاوند اسے ہم بسترى كے ليے بلائے تو وہ اس كى اطاعت كرے، يہ اس كے ليے فرض و واجب ہے.... اس ليے جب بيوى اس كى بات ماننے سے انكار كر دے تو وہ نافرمان اور بددماغ شمار ہوگى...

جيسا كہ اللہ عزوجل كا فرمان ہے:

اور جن عورتوں كى تمہيں بددماغى اور نافرمانى كا ڈر ہے تو انہيں تم نصيحت كرو، اور انہيں بستر ميں چھوڑ دو اور انہيں مار كى سزا دو، اور اگر وہ تمہارى اطاعت كر ليں تو پھر ان پر كوئى راہ تلاش مت كرو . انتہى

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (3 / 145 - 146).

ليكن خاوند كے ليے جائز نہيں كہ وہ بيوى پر جماع كا اتنا بوجھ ڈالے جسے وہ برداشت ہى نہ كر سكے، اور اگر بيوى بيمارى يا پھر برداشت نہ كرنے كى بنا پر جماع سے انكار كرتى ہے تو وہ گنہگار نہي ہوگى.

ابن حزم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

لونڈى اور بيوى پر فرض ہے كہ جب اس كا مالك اور خاوند اسے ہم بسترى كى دعوت دے تو وہ اس سے انكار مت كرے، الا يہ كہ وہ حيض كى حالت ميں ہو يا پھر بيمارى ہو كہ جماع سے تكليف ہوتى ہو، يا پھر فرضى روزے سے ہو، اگر بغير عذر انكار كرتى ہے تو وہ ملعونہ ٹھرےگى " انتہى

ديكھيں: المحلى (10 / 40).

اور بھوتى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" خاوند كے ليے اپنى بيوى سے ہر وقت استمتاع كرنا اور لطف اندوز ہونے كا حق ہے، جب تك يہ چيز بيوى كو

فرائض سے نہ روکے یا پھر اسے ضرر نہ دے، کیونکہ اس حالت میں حسن معاشرت نہیں کہلائیگی، اور جب اسے فرائض سے مشغول نہیں کرتا اور روکتا نہیں اور نہ ہی اس میں اس کے لیے نقصان و ضرر ہے تو پھر خاوند کو استمتاع کا حق ہے " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 189).

جس بیوی خاوند کے کثرت جماع سے ضرر ہوتا ہو وہ اپنی برداشت کے مطابق خاوند کے ساتھ معین عدد میں جماع کرنے پر اتفاق کر لے، اور اگر وہ اس سے زائد کرے جس سے بیوی کو ضرر ہوتا ہو تو وہ اپنا معاملہ قاضی کے سامنے پیش کر سکتی ہے تا کہ قاضی خاوند کو متعین کردہ عدد کا التزام کرنے کا حکم دے.

دوم:

مشت زنی حرام ہے اس کے تفصیلی دلائل سوال نمبر (329) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں، آپ اس کا مطالعہ کریں.

بیوی کے ہاتھ سے آدمی کے لیے مشت زنی کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس سے استمتاع مباح ہے، اور اسی طرح اگر شرمگاہ کے باہر انزال کر دے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں،، مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر تو یہ قابل ملامت نہیں المومنون (5 - 6).

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (826) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اگر بیوی کو وطئ نقصان دیتی ہو تو پھر اسے اس میں کوئی نقصان نہیں کہ اس کا خاوند اس کے علاوہ کسی اور چیز سے استمتاع کرے، اور بیوی کے لیے لازم ہے کہ وہ خاوند کو یہ استمتاع کرنے دے.

خاوند اور بیوی کو چاہیے کہ وہ الفت و محبت کی فضا میں اس مسئلہ کو صراحتا حل کریں، اور ہر ایك کو دوسرے کے حقوق کو پہچانے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس پر کیا واجبات ہیں، اور عام طور پر ازدواجی مشکلات پیدا ہی اس سے جہالت کی بنا پر پیدا ہوتی ہیں.

بعض خاوند ایسے ہیں جو صرف اپنی خواہش پوری کرنے کی حرص رکھتے ہیں، اور یہی نہیں بلکہ اس میں جلدبازی بھی کرتے ہیں اور انہیں بیوی کی کوئی پرواہ نہیں، اور نہ ہی استمتاع میں بیوی کے حق کا خیال کرتے ہیں، تو اس طرح اس ملاقات سے فائدہ ہی ختم ہو جاتا ہے، اور وہ اس سے دور ہو جاتا ہے، اور اس کے لیے یہ ہم و غم بن جاتا ہے، اور اس پر ایك بوجھ سا بن کر رہ جاتا ہے.

اس لیے ہم کہتے ہیں کہ: آپ اپنے اور بیوی کے مابین الفت اور محبت و مودت پیدا کرنے کی کوشش کریں، اور آپ بیوی کی حالت کا خیال رکھیں، اور اس کے احساسات کو سمجھیں، اور جو چیز اسے نقصان اور تکلیف دیتی ہے اس سے اجتناب کریں اور دور رہیں، اور اس مسئلہ میں شرعی حکم ہے وہ اسے بتائیں اور اس میں بیوی کی معاونت کریں، اور اسے اس سے نفرت مت دلائیں، تو مقصد کو پا لیں گے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کرنے اور اپنی رضامندی والے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .